مصیبت کے وقت صبر یا ماتم

تحریر: ایم' این' کے

مصیبت کے وقت صبر و شکر کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **یا یھا الذین امنوا استعنوا بالصبر و الصلواۃ ان اللہ مع الصابرین**○ (البقرۃ)

ترجمہ:- اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو تحقیق اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔

آیت ہذا میں مسلمانوں کو صبر اور ساتھ ہی نماز کا حکم دیا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کو ہر طرح بھلائی پہنچ سکتی ہے اگر وہ نعمت کے وقت شکر اور مصیبت کے وقت صبر کرے جس طرح صبر کرنے سے مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نماز میں ایک اثر مصیبت کے ہلکا کر دینے کا رکھا ہے مصیبت کے وقت صبر کرنے کی فضیلت و اجر و ثواب میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حضورؐ نے صبر کی تاکید فرمائی:

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریمؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا **اتقی اللہ وا صبری** اللہ سے ڈر اور صبر کر' وہ کہنے لگی پرے ہٹو تم پر مجھ جیسی مصیبت تھوڑی پڑی ہے اس نے آپؐ کو پہچانا نہیں لوگوں نے اس سے کہہ دیا کہ آپ نبیؐ تھے وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی وہاں دربان وغیرہ کوئی نہ تھا وہ عورت کہنے لگی میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے عورت کہنے لگی **انا اصبر انا اصبر** حضورؐ مجھ سے غلطی ہو گئی اب میں صبر کرتی ہوں تب آپ نے فرمایا جا جا رو پیٹ'

سب ہی صبر کر لیتے ہیں اجر و ثواب کے لائق تو وہ صبر ہے جو پہلی چوٹ پر ہو صدمہ پہنچتے ہی صبر کر کے زبان سے کوئی شکوہ شکایت نہ کرے۔

(۲) ایک اور حدیث میں ہے جو بخاری شریف میں ہے انس بن مالک سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو سیف لوہار کے گھر پر گئے وہ آپؐ کے بیٹے ابراہیم کی رضاعی ماں کے خاوند تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیمؓ کو لے کر بوسہ لیا اور سونگھا پھر اس کے بعد دوبارہ ابو سیف کے گھر گئے تو دیکھا آپ کا بیٹا ابراہیمؓ دم توڑ رہا تھا یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آپؐ سے کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ بھی رو رہے ہیں آپؐ نے فرمایا عوف کے بیٹے یہ تو رحمت ہے دوبارہ پھر آپؐ رونے لگے اور فرمایا۔ **ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزون۔**

یقیناً آنکھ روتی ہے اور دل رنجیدہ ہوتا ہے اگر ہم زبان سے وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب تعالیٰ کو پسند ہے بے شک اے ابراہیم رضی اللہ عنہ ہم تیری جدائی سے مغموم ہیں۔

چونکہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپؐ سے صبر کی فضیلت و ترغیب اور بے صبری کی ممانعت سن چکے تھے اس لئے آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے دیکھ کر متعجب ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ لوگ تو مصیبت کی وقت بے صبری کرتے ہیں اب آپ بھی ان کی طرح کرنے لگے۔ آپؐ نے جواب دیا اے ابن عوف! میرا یہ رونا بے صبری کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ رحمت ہے اور رقت قلب ہے جو والد کو اپنی اولاد پر ہوا کرتی ہے پھر فرمایا حماقت و جہالت کی دو آوازیں شرعاً ممنوع ہیں۔

(۱) ایک گانے بجانے کی آواز

(۲) دوسری مصیبت کے وقت چیخنا چلانا، منہ نوچنا، گریبان پھاڑنا، سینہ کوبی کرنا، شیطان کی طرح واویلا کرنا۔

امام ترمذیؒ بھی اس کو مختصراً لائے ہیں اور حسن کہا ہے پھر فرمایا یہ آنکھوں سے آنسو بہنا تو رحمت ہے جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ ایک روایت میں ہے آخر میں بھی تو انسان ہی ہوں۔ مقتضائے بشریت میرے آنسو نکل پڑے ایک روایت میں ہے کہ میں نوحہ

سے منع کرتا ہوں کہ آدمی چیخے چلائے اور میت کے غلط اوصاف بیان کر کے روئے۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے نبیؑ اللہ کی مشیت و قضاء کے آگے مجبور و لاچار اور بے بس ہیں کس قدر صدمہ ہے رو رہے ہیں لیکن بجز صبر و شکر کے کوئی چارہ نہیں اپنے بچے کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتے۔

اس واقعہ کو سامنے رکھ کر ذرا اہل بدعت کی غلط بیانی کے بارہ میں بھی سوچئے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ملک الموت سے روحوں کی زنبیل چھین کر مردوں کو دوبارہ زندہ کر دیا یا بارہ برس کے بعد کشتی مع بارات کے ڈوبی ہوئی نکال دی وغیرہ وغیرہ۔ کیا نعوذ باللہ پیر جیلانی محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی بڑھ کر تھے اللہ تعالیٰ ایسے گندے اور باطل عقیدوں اور جھوٹی بکواس سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

فاروق اعظم کا فیصلہ:

بخاری شریف میں آتا ہے **و کان عمر یضرب فیہ بالعصا ویرمی بالحجارۃ و یحثی بالتراب**۔

ترجمہ:- حضرت عمرؓ نوحہ کرنے والے کو مارتے لاٹھی کے ساتھ اور پتھر کے ساتھ اور اس کے منہ میں مٹی بھر دیتے۔

نوحہ: اونچی آواز سے رو رو کر میت کے اوصاف بیان کرنا' مصیبت کے وقت سر پہ مٹی ڈالنا' گریبان پھاڑنا اور واویلا کرنا۔

ماتم کرنے والا حضورؐ کا امتی نہیں

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ **لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب و دعا بدعوی الجاھلیتہ**۔ (بخاری و مسلم)

جو شخص مصیبت کے وقت منہ نوچے اور گریبان پھاڑے اور کفری کلمات زبان سے نکالے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد ہے۔

النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ و علیھا سربال من قطران و درع من جرب (مسلم)

ترجمہ :- نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے قیامت کے دن جب اس کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس پر جہنم کا لباس ہوگا۔

ماتم کرنے اور سننے والیوں پر لعنت ہے:

عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ ابو داؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر۔

میت پر رونے سے حضورؐ کا منع کرنا:

عن ابی ھریرۃ قال مات میت من ال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع النساء یبکین علیہ فقام عمر ینھاھن و یطردھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھن یا عمر فان العین دامعۃ وا لقلب مصاب و العھد قریب (رواہ احمد و النسائی بحوالہ مشکوۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا (یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ) تو عورتیں جمع ہوئیں اور رونے لگیں حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور رونے سے ان کو منع کیا اور جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عمرؓ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور مرنے کا وقت قریب ہے۔ اور آگے ایک اور حدیث میں ہے۔ **عن ابن عباس قال لما ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربھن بسوطہ فاخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ و قال مھلاً یا عمر ثم قال ایا کن و نعیق الشیطن ثم قال انہ مھما کان من العین و من القلب فمن اللہ عزو جل و من الرحمۃ وما کان من الید و من اللسان فمن الشیطن** (رواہ احمد بحوالہ مشکوۃ)

ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں حضرت عمرؓ نے رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمرؓ نرمی اختیار کرو اس کے بعد آپؐ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر آپ نے فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہ ہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہے اور رحمت سے ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو (یعنی سر پیٹنا کپڑے پھاڑنا' بال کھسوٹنا اور چلانا نوحہ کرنا' بین کر کے رونا یہ سب شیطان کی جانب سے ہے) مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا ہے کہ کسی میت پر خواہ میت مرد کی ہو یا عورت یا بچہ یا بچی کی ہو یا آل رسول میں سے کسی کی ہو اس پر رونا چلا چلا کر واویلا کرنا گریبان پھاڑنا یا سینہ کوبی کرنا سر پیٹنا کپڑے پھاڑنا کسی قسم کا ماتم کرنا یہ سب کام شیطانی ہیں شیطانی کام میں حصہ لینے والوں کو سختی سے روکنا چاہیے عام میت کیلئے یہ کام شیطانی ہیں جو لوگ اللہ کے راستہ پر اپنی جان قربان کر کے شہید ہو جاتے ہیں ان کے لئے واویلا کرنا اور ماتم کرنا کیسے جائز ہے اگر کسی گروہ کو شوق ہے سینہ کوبی کرنے کا تو اپنی قسمت کا ماتم کریں حضرت امام حسینؓ کا نام لے کر کیوں ماتم کرتے ہیں جو لوگ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کرتے ہیں حضرت حسینؓ کا نام پکار پکار ماتم کرتے ہیں ایسے لوگوں کا سختی سے محاسبہ کرنا چاہیے جو لوگ ان کے ممانعت نہیں کرتے ان کی ایمان کی کمزوری ہے تمام اہل توحید کو مل جل کر اس فتنہ کو ختم کرنا چاہئے۔ دعا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کا دفاع کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کا حکم:

ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصبرین ○ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون ○ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ)

ترجمہ:- اور ہم تم کو کچھ ڈر کچھ بھوک کچھ مال کچھ جان کچھ پیداوار اور اولاد کے نقصان سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے۔ ان کو جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے

ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف جانے والے ہیں۔ ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مہربانی ہوگی اور وہی بہشت کا راستہ پائیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کرتا رہتا ہے کبھی ترقی اور بھلائی سے اور کبھی تنزلی اور برائی سے یعنی کبھی مال و جان میں برکت و فائدہ دیتا ہے دولت و اولاد میں فراوانی و کثرت فرما دیتا ہے اور کبھی ان میں کمی کر دیتا ہے دولت چوری ہو جاتی ہے دوکان میں آگ لگ جاتی یا کھیتی باڑی باغات وغیرہ کا اناج پھل وغیرہ جل جاتے ہیں یا تجارت میں خسارہ ہو جاتا ہے اور بعض مرتبہ آدمی دیوالیہ ہو کر دانے دانے کو ترس جاتا ہے سو یہ سب باتیں اللہ کی طرف سے بطور امتحان و آزمائش کے ہوتی ہیں جس نے ان نقصانات پر صبر کیا ان کیلئے خوشخبری ہے جنت کی اور یہ خدا کا قانون ہے کہ وہ بغیر امتحان و آزمائش کئے کسی کو نہیں چھوڑتا قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے واقعات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **احسب الناس ان یتر کوا ان یقولوا امنا و ھم لا یفتنون ○ و لقد فتنا الذین من قبلھم و فلیعلمن اللہ الذین صدقوا و لیعلمن الکذبین ○**

ترجمہ:- کیا لوگوں نے یہ گمان اور خیال کر لیا ہے کہ وہ صرف آمنا کہنے پر ہی چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی بھی آزمائش کی تو جن لوگوں نے سچے دل سے اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ظاہر کر دیا اور جھوٹوں کو بھی۔

مقام غور:

خوف سے مراد دشمنوں کا ڈر ہے اور جوع سے بھوک ہے یعنی کھانے پینے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ رہے گا گھر میں فقر فاقہ ہوگا ہاتھ تنگ ہو جائے گا عاشق سنت' محب حدیث و فرمان خدا کو ماننے کی وجہ سے کوئی ملازم نہ رکھے گا نوکری و مزدوری نہ دے گا برادری سے لوگ نکال دیں گے گاؤں میں رہنا تنگ کر دیں گے چاروں طرف سے اولیاء اللہ کے منکر کے آوازے کسے جائیں گے دوکان پر سے مال لینا بند کر دیں گے اگر ایسی حالت میں ان دشمنوں سے بے خوف ہو کر اور فقر و فاقہ کی پرواہ کیے بغیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے سچے مذہب پر گامزن رہا اور دشمنوں کی تکلیفوں پر صبر کیا تو وہ فرماتا ہے **وبشر الصابرین**

میرے ایسے صبر کرنے والے بندے کو خوشخبری دے دو کہ اس دنیائے فانی کی چند روزہ تکالیف و مصیبتوں کے بعد ہمیشہ ہمیشہ تیرے لئے راحت و آرام اور عیش و عشرت ہے اور جن لوگوں میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہیں وہ کون لوگ ہیں اور ان کی علامت و نشانی کیا ہے۔ **الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون** ○ ان لوگوں کو جب کوئی مصیبت دکھ بیماری اور تکلیف پہنچتی ہے تو وہ انا للہ پڑھ لیا کرتے ہیں اور اس بات سے اپنے دل کو تسلی دے لیا کرے ہیں کہ وہ پروردگار دو عالم کی ملکیت ہیں اور جو تکلیف اور مصیبت ان کو پہنچی ہے وہ اسی کی طرف سے ہے اور پھر وہ قیامت کے دن اس کا بدلہ اجر و ثواب بھی عنایت فرمائے گا اور بالاخر سب نے اسی کے پاس جانا ہے ان کے اس قول اور صبر کی وجہ سے خدا کی رحمتیں و نوازشیں اور انعام و الطاف ان پر نازل ہوتے ہیں عذاب سے نجات ملتی ہے اور ہدایت بھی نصیب ہوتی ہے جیسا کہ **ھم المھتدون** سے ظاہر ہے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو برابر کی چیزیں صلوات اور رحمت اور ایک درمیان کی چیز یعنی ہدایت ان صبر کرنے والوں کو ملتی ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں میرے خاوند ابو سلمہؓ ایک روز میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ہو کر آئے اور خوشی خوشی فرمانے لگے آج تو میں نے ایک ایسی حدیث سنی ہے کہ میں بہت ہی خوش ہوا ہوں وہ حدیث یہ ہے کہ جس کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ یہ کہے **اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا** خدایا مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے اجر اور بدلہ ضرور ہی دیتا ہے حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے اس دعا کو یاد کر لیا جب حضرت ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھ کر یہ دعا پڑھی لیکن مجھے خیال آیا کہ بھلا ابو سلمہؓ سے بہتر شخص مجھے کون مل سکتا ہے؟ جب میری عدت گزر چکی تو میں ایک روز کھال کو رنگ دے رہی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اپنے ہاتھ دھو ڈالے اور کھال رکھ دی اور آپؐ سے اندر تشریف لانے کی درخواست کی اور آپ کو ایک گدی پر بٹھا دیا آپ نے مجھ سے اپنا نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی میں نے کہا حضور یہ تو میری خوش قسمتی کی بات ہے لیکن اول تو میں بڑی باغیرت عورت

ہوں ایسا نہ ہو کہ آپ کی طبیعت کے خلاف کوئی بات مجھ سے سرزد ہو جائے اور خدا کے ہاں عذاب ہو دوسرے یہ کہ میں عمر رسیدہ ہوں بال بچوں والی ہوں آپؐ نے فرمایا سنو ایسی بے جا غیرت اللہ تعالیٰ تمہاری دور کر دے اور عمر میں کچھ میں بھی چھوٹی عمر کا نہیں اور تمہارے بال بچے میرے ہی بال بچے ہیں میں نے یہ سن کر کہا پھر حضورؐ مجھے کوئی عذر نہیں چنانچہ میرا نکاح اللہ کے نبی سے ہوگیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے میرے خاوند سے بہت ہی بہتر یعنی اپنا حبیب سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ عطا فرمایا۔ **فالحمد للہ علی ذالک** (ابن کثیر بحوالہ تفسیر ستاری' پارہ ۲ صفحہ ۱۴)

چنانچہ مشکوۃ صفحہ ۱۵ باب البکاء علی المیت میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ **اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی لملئکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فواءدہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا" فی الجنتہ و سموہ بیت الحمد** (ترمذی) یعنی نبی علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا جب کسی مسلمان کی اولاد کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملک الموت فرشتہ سے فرماتا ہے کہ جس وقت تو نے میرے بندے کے پھل کو اس سے چھین لیا تو اس میرے بندے نے کیا کہا فرشتہ جواب دیتا ہے یا اللہ اس وقت تیرے بندہ نے الحمد للہ یعنی تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا نہ کچھ بے صبری کی اور نہ کوئی ناجائز کلمہ منہ سے نکالا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر تیار کرو اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھو۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی مسلمان مرد یا عورت کو کوئی رنج و مصیبت پہنچے اور جب کبھی بھی اس کو یہ تکلیف یاد آجائے وہ **انا للہ وانا الیہ راجعون** ○ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسی قدر ثواب لکھوا دیتا ہے جتنا کہ پہلے دن کے صبر اور انا للہ الخ پڑھنے پر لکھا گیا تھا اگرچہ اس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر گیا ہو (مشکوۃ صفحہ ۱۵۳)

سوچنا چاہیے کہ ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل ہے کہ ایک دفعہ کی مصیبت پر سینکڑوں دفعہ ہی ثواب لکھا جائے جتنا پہلے دن لکھا تھا ایمان والے مردوں و عورتوں کو مناسب ہے کہ مصیبت کے وقت نوحہ اور شور و غل' نوچنا کھسوٹنا کپڑے پھاڑنا ہائے وائے ماتم

باقی ص۱۴ پر